

فی حق بحارف قادری علی مدنی



## سبب تنظیم و وجہ تسمیہ قصیدہ بردہ شریف

شیخ الاسلام حضرت شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن محمد ابو صیری ناظم قصیدہ نے منقول ہے کہ ایک مرتبہ مرض فاج میں مبتلا ہوئے جس سے ان کا نصف بدن بالکل بے حس و محفل ہو گیا۔ متعدد حاذق اطباء کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا "مرض بڑھا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق یہ روز بروز نحیف و کمزور ہوتے چلے گئے اور اپنی صحت و تندرستی کے عود سے بالکل مایوس و متفکر و غمگین رہتے اور جناب باری میں دعا کرتے۔ اس کارساز حقیقی و مسبب الاسباب نے ان کے دل میں یہ القاء کیا کہ رسالہ کتاب کی نعت و مدح میں ایک قصیدہ نظم کریں چنانچہ انہوں نے یہ قصیدہ نظم کیا جو کہ ایک شب خواب میں دیکھا کہ وہ یہ قصیدہ دربار رسالت میں پڑھ رہے ہیں اور حضور اسکی سماعت سے نہایت مخطوط ہو رہے ہیں جب وہ اس بیت "کذا آبوات الخ" ص ۲ پر پہنچے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک شیخ ابو صیری کے تمام جسم پر پھیرا اور صلی میں ایک برویائی زمینی چادر و عطا فرمائی جب وہ بیدار ہوئے تو خود کو بالکل صحیح و تندرست اور ایسا پایا جیسے کہ انہیں کوئی مرض ہی لاحق نہ ہوا تھا اور آپ کے جسم پر فی الواقع وہ مبارک چادر موجود تھی جو شب کو عطا فرمائی گئی تھی۔ اس پر شیخ بارگاہِ خداوندی میں شکرانہ بجالائے۔

صحیح کسی ضرورت سے شیخ ابو صیری بازار تشریف لے جا رہے تھے راہ میں انہیں ایک بزرگ ملے اور نقل قصیدہ کی اجازت چاہی۔ شیخ نے جواب میں کہا کہ میں نے تو حضور کی مدح میں متعدد قصائد لکھے ہیں آپ کو جسے قصیدہ کی نقل چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس کی جس کی ابتدا آمن تذكیر اللہ سے ہوتی ہے۔ شیخ نے کہا میرے اس قصیدہ کی کسی کو اطلاع نہیں آپ کو کیسے علم ہو گیا۔ ان بزرگ نے رات کے خواب کا واقعہ من و عن بیان کیا اور یہ فرمایا کہ میں بھی اس وقت بارگاہ رسالت میں موجود تھا چنانچہ شیخ نے انہیں اس قصیدہ کی نقل دے دی

شدہ شدہ پو خیر ملک طاہر کے وزیر شیخ بہاؤ الدین کو پہنچی وہ نہایت حسن عقیدت سے سر پرانہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس قصیدہ کو سنا اور اسے نہایت احترام سے اپنے سر پر رکھ کر طالب برکت ہوا۔ وزیر سعد الدین فاروقی جو وزیر مذکور کے نائب تھے اندھے ہو گئے تھے۔ انہوں نے ایک شب خواب میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت کی اور حضور کو یہ ارشاد فرماتے سنا

لے دو میرے صفات میں سے ایک قریہ ہے جو ناظم قصیدہ کا وطن ہے۔ ملے بعض نسخوں میں ان کا نام شرف الدین فاروقی لکھا ہے



کہ وزیر سے قصیدہ بردہ لے کر اپنی دونوں آنکھوں پر مل لو، اس کی برکت سے خداوند قدوس تمہیں  
 بینا فرما دے گا، چنانچہ انہوں نے تعمیل ارشاد نبوی صبح وزیر موصوف سے قصیدہ لے کر  
 اپنی آنکھوں سے مل لیا اور فوری بینا ہو گئے، حضور کے ناظم قصیدہ کو برومیان عطا فرمانے  
 اور زبان فیض ترجمان سے قصیدہ ہذا کو "قصیدہ بردہ" سے موسوم کرنے کی وجہ سے اس کا نام  
 قصیدہ بردہ پڑ گیا۔ ان مندرجہ برکات و اثرات کے علاوہ قصیدہ ہذا کے نا حال جو برکات و  
 اثرات پڑھنے سننے والوں پر مرتب ہو تے رہے ہیں وہ حد و حصر سے باہر ہیں۔ ان کے منجملہ قصیدہ  
 اور اس کے منتخب اشعار کے چند برکات جو اسے بحیثیت وظیفہ و معمول پڑھنے والے بزرگوں سے  
 منقول ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

یہ قصیدہ لکھ کر جس مکان یا مال و متاع میں رکھا جائے اس میں چوری نہ ہو اور ہر طرح کی  
 ہلاکت سے محفوظ رہے۔ اس کا پڑھنا قضاء حاجات اور حل مشکلات کے لئے بھی نافع و مجرب ہے  
 اس کو حسن عقیدت سے پڑھ کر جو دعا کی جائے گی انشاء اللہ مستجاب و مقبول ہوگی۔

شیخ ابراہیم بابوری نے اس قصیدہ کی شرح عربی میں بعض ابیات کے جو فوائد و تاثیرات بیان  
 کی ہیں وہ مختصر ادرج ذیل ہیں:-

(۱) اَمِنْ تَدَكَّرْ - اَمْ هَبَّتْ - صفحہ ۲۔ ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں تو

بہت جلد عربی زبان سیکھ لیں گے۔

(۲) نَعْمَ سَرَى - صفحہ ۳ جو شخص بعد نماز عشاء پڑھ کر سو جائے تو خواب میں رسول مقبول کی زیارت  
 نصیب ہوگی۔

(۳) مُحَمَّدٌ هُوَ الْحَبِيبُ - صفحہ ۹ جو شخص ان ابیات کی مواظبت کرے گا مصائب و آفات سے  
 محفوظ رہے گا جو مبتلائے مصائب پڑھے اور رسول اللہ کا توسل اختیار کرے مصائب فوری  
 رفع ہو جائیں گے۔

(۴) دَعَا لِي اللَّهُ - صفحہ ۹ ہر نماز کے بعد یہ شعر پڑھے حفظ ایمان و امان دس مرتبہ پڑھے اور شروع  
 میں یہ درود پڑھے:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْبَشِيْرِ الدَّاعِي اِلَيْكَ  
 بِاَذْنِكَ السَّرَاجِ الْمُنِيْرِ

(۵) فَاقِ النَّبِيْنَ سے لو تَسَبَّحْتَ تک صفحہ ۱۰، ۱۱۔ ان ابیات کا دشمنان دین سے جہاد اور  
 سخت و مناظرہ کے وقت قوت قلب اور شدت و غلبہ کے لئے پڑھنا بے حد مفید ہے۔

(۶) لَا تُشْكِرُ الْوَحْيَ، فَذَلِكَ حَيِّنْ - صفحہ ۱۹۔ یہ ابیات امراض سینہ کے لئے بے حد مفید ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کوری سکوری پر لکھ کر اسے جِ شانِ دہ سوس (ملیٹھی) سے دھو کر پیس انشا اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔

(۷) تَبَارَكَ اللهُ كَهْ أَبْرَارُ صفحہ ۲۰، ۱۹۔ یہ شعر مرع (مرگی) اور فالج و دیگر امراض کے لئے اکبر ہیں (مصرف) مرگی زدہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ان ابیات کو لکھ و نیز نیلے کپڑے پر لکھ کر اس کا قلیلہ بنائے اور اس کو جلا کر مصروع کی ناک میں دھواں دے فوری ہوش آجائیگا اور صحت حاصل ہوگی۔ ہوش آنے کے بعد آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا مٹا دیا جائے۔ انشاء اللہ مرگی دور ہو جائے گی اور دوبارہ یہ مرض نہ ہوگا۔ اگر ہو تو یہ ابیات قرآن کی کسی آیت کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں تو عجائب نظر آئیں۔ اور فالج زدہ ان ابیات کو لکھ کر اس کے جسم پر ملیں اور پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھ جسم پر ملیں تو انشاء اللہ صحت کلی حاصل ہوگی جیسا کہ رسول مقبول نے ناظم قصیدہ کے ساتھ کیا۔ اور تندرست آدمی بھی پڑھ کر اپنے ہاتھ جسم سے مل لے تو انشاء اللہ فالج سے محفوظ رہے۔

(۸) كَهْ جَدَّتْ كَفَاكَ صفحہ ۳۱۔ ان ابیات کا تعویذ لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال جائے تو ان کا حافظہ تیز اور فہم زیادہ ہو وہ آسیب اور تمام اثرات و امراض سے محفوظ رہیں۔

(۹) "خَدَّ مَتْنُہُ سَے وَلَكِهْ اَرْدُ" تک صفحہ ۳۲ تا ۳۴ (نویں فصل) ان ابیات کو گلاب و زعفران سے لکھ کر دھو کر سانپ کچھو اور کوئی دوسرا زہریلا جانور کاٹے تو اس کو پلا لیں انشاء اللہ زہر فوراً اتر جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے

(۱۰) يَا اَكْرَمَ سَے "فَاتَ مِنْ" تک صفحہ ۳۴ و ۳۵ پڑھ کر جس مقصد کے لئے تبتوسل حضور دُعا کرے قبول ہوگی۔

اس کے علاوہ دیگر ابیات کے فوائد و برکات بھی ہیں لیکن اس مختصر سی کتاب میں ان کے ذکر کی گنجائش نہیں غرضیکہ حسن عقیدت سے بیاس آداب بشرط طہارت اس قصیدہ کا پڑھنا بے حد نافع اور مستجاب و مقبول ہے جس کی دلیل اور شہادت اسی ایک بات سے ملتی ہے کہ مدح رسول میں صحابہ و تابعین کے تمام قصائد سے کہیں زیادہ یہ قصیدہ بے حد مقبول اور شہرہ آفاق ہے اور تمام ممالک عرب و عجم میں بکثرت پڑھا جاتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر فاری و سامع کو اور اس ناچیز کو اس کی برکتوں اور فوائد سے فیض یاب فرمائے۔ آمین ثم آمین

دعا گو و طالب دعا

عنایت اللہ مینجنگ ایجنٹ تاج کمپنی لمیٹڈ





برودہ شریف

قصیدہ



یہ درود شریف اول و آخر اس قصیدہ شریف کے روبرو قبلہ ہو کر ستر و ستر تہہ پڑھو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد نبی امی پر

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اسکی اولاد اور اصحاب پر اور برکت اور سلامتی

پھر یہ اشعار پڑھ کر قصیدہ شروع کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ

ب تشریف اللہ کو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہے عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلٰی الْمُخْتَارِ فِي الْقَدَمِ

پھر درود ہو اوپر اُس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الفصل الاول فی ذکر عشق الہی علیہ السلام

یہاں میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَمِنْ تَذَكُّرٍ حَیْرَانٍ بِذِمَّتِیْ سَلَمِ

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے

مَزَحَتْ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

کہ آنسو ملا بڑا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

اَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْكَاءِ كَاظِمَةٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آ گئی

اَوْ اَوْ مَضَ الْبَرْقُ فِي الظُّلُمَاءِ مِنْ اِضْمٍ

یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اَكْفَا هَسَا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منہ کھٹے سے اور روٹی ہیں

وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهْمِ

اور تیرے دل کو کیا ہوا اُسے تو کتنا ہے افاقہ میں آ تو اور بے خود ہو جاتا ہے

اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتَمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

مَا بَيْنَ مُنْجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرَمِ

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

لہ ذی سلم کی مقام

کا نام ہے درمیان کو غلو

میں نہ زور کے قائل ہیں

بیت کا تہہ کا یہ ہے کہ غلو

آپ کو خطاب کرتے ہیں

اسے عاشق ناز تیرا رونا

اتنا کہ دل جو تیری آنکھوں

سے خون آلودہ آنسو چپے

ہیں کیا ان قاتلیم

دوستوں کی یاد گاری

ہے جو مقام ذی سلم میں

یا اس ہول کے چلنے اور

بجلی کے چمک کے ہٹ

سے ہے جو اندھیری

رات میں تیرے حبیب

کے شہر کی جانب سے

ظاہر ہو کر تجھے بے قرار

کرتی ہیں۔

سہ یعنی اگر تیرے

رونے کا سبب امور

نہ کو نہیں پھر تیری

آنکھوں اور دل کو کیا

ہو گیا کہ قابو نہ لے سکے

اور تیری نصیحت نہیں سنتے

سہ حاصل یہ کہ

عاشق کا خیال کرنا

بالکل محال ہے کہ میرا

عشق غیروں سے شیعہ

ہے حال یہ کہ آنکھوں سے آنسو

نکلتے ہوں اور دل بڑھتا ہو

میر کو جو چھپ سکتا ہو



لَوْلَا الْهُوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلِّ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَلَا أَدَقْتُ لِذِكْرِ الْبَاكِ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدْتَ

عشق کا انکار تو کیونکر کرتا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِهِ عَلَيْكَ عَذُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو پتے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَأَثَبْتَ الْوَجْدَ خَطِيءَةً وَضَنِي

اور ثابت کر دیے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سرخ کے

نَعْمَ سَرَى طَيْفٌ مِّنْ أَهْوَى فَأَرْقَنِي

اں سچ ہے مجھے کس کا خیال آگیا مجھے میں چاہتا ہوں اس لئے مجھے رقت ہوئی

وَالْحُبُّ يَعْرِضُ اللَّذَاتِ بِالْأَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَأَيْمَى فِي الْهُوَى الْعُذْرِيَّ مَعْدَرَةً

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

مِّنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتُ لَمْ تَكُ

اور تو جو منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

۱۔ حاصل امر کا

اور البعد کا یہ ہے

کہ آنسو اور لاغری جب

غیر سے عشق پر گواہی

دے پکے اور نقط

کر گل باؤنہ اور گل

کے شاخ تیرے

رخساروں پر پہنچ دے

تو اب عشق سے انکا

کر ہنص بے کار

۲۔ یہ بیت لائق

۳۔ ہے

۴۔ جب سائل

نے راستے انکار

کے بند کر دیے

لاچار عاشق نے

عشق کا اقرار

کیا اور کہاں سچ

۵۔ ہے

عَدَّتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز خن چینوں سے نہیں چھپنے والا

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمٍ

اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

مُحَضَّنِي النَّصِيحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

تُو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سُننا ہوں

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُدَالِ فِي صَمَمٍ

عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے میں

إِنِّي أَتَلَهْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذْلِي

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ جانا ملامت کرنے میں

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نَصِيحِهِ عَنِ التَّلَهَمِ

حالانکہ وہ تہمت سے بعید ہے پتھا نصیحت گر ہے

## الفصل الثاني

یہ فصل دوسری ہے

فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فَإِنَّ أَمَارَتِي بِالسُّوءِ مَا اتَّعَظْتُ

میرے نفسِ امارہ نے نصیحت نہ مانی

مَنْ جَهْلَهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبرسنی کی

لے مائن حیدر

اپنے راز پر پوشیدہ کے

کھل جانے چہرست

مکر کے کتا ہے کرب

میرا راز تجھ پر کھل گیا تو

چغلیوں پر بھی کھل

جائے گا۔ اور غرض

مجھ سے نہیں دور ہوئے

کا اگر جانا رہتا تو البتہ

راز میرا پوشیدہ رہتا

لے مائل لریکا

اور البتہ کتا ہے کہ

اگرچہ تیری نصیحت سوتی

ہے لیکن میرے سننا

ہوں کیونکہ عاشق اپنے

اعتقاد میں نہیں رہتا بلکہ

جب میں نے بڑھاپے

کی نصیحت نہ مانی کہ اسکی

نصیحت میری قسم کی

بگانی ہی نہیں تھی پس

تیری نصیحت کہ صوفیانی

ہے کیونکہ سنوں

لے مائل ان برس

بیت کتا ہے کہ بگانی

کام جو مجھ سے صادر ہوتے

ہیں یہ میرے نفس پر

کی قیادت ہے کیونکہ وہ

اپنی نادانی کے سبب سے

مجھے نصیحت نہیں دیتا

کی نصیحت کہ قبول نہیں

کرتا وہی جو مرا کتا



وَلَا أَعَدْتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَبِيلَ قَرَىٰ

اور میں نے ان کی ہسانی نہ کی اچھے عملوں سے

ضَيْفِ الْمَرْبِ أَيْ غَيْرِ مُحْتَشَمٍ

ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور میں نے اس کی توقیر نہ کی

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أَوْقَرُهُ

اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمان عزیز کی توقیر نہ کروں گا

كُنْتُ سِرًّا بَدَأَ إِلَيَّ مِنْهُ بِالْكُتْمِ

تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپانا میں خضاب سے

مَنْ لِي بِرَدِّ جَمَاحٍ مِنْ غَوَايِهَا

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز کرے

كَمَا يُرَدُّ جَمَاحُ الْخَيْلِ بِالْجُمِّ

جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرْمُ بِالْعَاصِي كَسْرَ شَهْوَةٍ

تو گناہوں سے نفس کی آرزوئیں نہیں توڑ سکتا

إِنَّ الطَّعَامَ يُقْوِي شَهْوَةَ النَّهَمِ

کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تَهْلِلَهُ شَبَّ عَلَىٰ

اور نفس تو مانند بچے کے ہے جب تک اُسے دودھ پلائے جائے

حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تَقْطِعْهُ يَنْقَطِعُ

پہ چاہیگا اور جب چھوڑا دو گے تو چھوڑ دے گا

دقیقہ معرکہ شریف

اور اس کو معزز و مہترم

نہیں جانتا کاش اگر

میں جانتا کہ مجھ سے ان

سفید بالوں کا حتیٰ ادا

نہیں ہوگا تو میں ان کی

سفیدی کو بالکل ظاہر

نہ کرتا بلکہ اس کو دوسرا

خضاب سے چھپاتا کیا

فائدہ کہ تیرے کام کی

سے جاتی رہی اب سو

رہبر کے کوئی صورت

نجات کی نہیں ۱۱

۱۲ یعنی کوئی ایسا

دگر نہیں کہ نفس

کی گراہی سے نجات

مگر اخفیت صلح کر کے

مخ کرے میں میں شوق

ہوں ۱۳

۱۴ یعنی خیالات

کر نفس بہت نا کرنے سے

خود بخود اپنی خواہشوں

بٹ جانے کا کہ تو نفس

حرص کی مانند جب کہ

طعام دیکھتی ہے تنگی و صدمہ

زائد ہو جاتی ہے گناہوں

سے باز نہیں آتا بلکہ زیادہ

ترکب گناہوں کا ہوتا ہے

۱۵ بچے کے ساتھ

نفس کی تغذیہ دینے سے

دقیقہ برصفا آئندہ

فَاَصْرَفُ هَوَاهَا وَحَاذِرُ اَنْ تُوَلِّيَهُ

اس کو اس کی آرزوئیں سے روک اور خبردار اس پر حرص و ہوا کو غالب ہونے نہ دیکھو

اِنَّ الْهَوٰى مَّا تُوَلِّىْ يُّصِمُّ اَوْ يَّصِمُّ

جہاں حرص و ہوا غالب ہوتی ہے تو مار ڈالتی ہے یا عیب ناک کر دیتی ہے

وَرَاْعِيهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر کہ مانع جانور چرنے والے کے ہے

وَرَاْنُ هِيَ اسْتَحْلَتْ السَّرْعٰى فَلَا نَسِيْمَ

اور اگر وہ چہرہ گاہ کو لذت جانے تو اس کو چرنے نہ دے

كَمْ حَسَنْتُ لَذَّةَ السَّرْعِ قَاتِلَةً

اس نفس نے بار بار لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئیں

مَنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدِّهَمِ

کیونکہ اُس نے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

وَاحْشِ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شَبَعِ

اور خوف کر بری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے ہونے سے

قُرْبِ مَخْصَصَةٍ شَرٍّ مِّنَ الدُّخْمِ

پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا برا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَأَسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدْ امْتَلَأَتْ

اور تصدق کر آنسو ان آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالزَّمَّ حِمِيَةَ النَّدَمِ

حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

یہ غرض ہے کہ اگر چاہی  
خلقت کے اعتبار سے  
مکرم ہے لیکن بھوک کی  
طرح تلبیس کی صلاحیت  
مکمل ہے پس اس کی نیک  
اچھے کاموں کی طرف  
ڈالنا چاہئے

۱۔ یعنی اگر نفس سے  
ایسے کام صادر ہوں جسے  
عجب یا تو اس کو دوسرے کام  
میں مشغول کر جس میں اس  
کی خواہش کو کچھ دخل نہ ہو  
کیونکہ اس اوقات انسان  
پر کاموں کو نیک سمجھ کر  
کرتے لگتا ہے

۲۔ یعنی بہت بیک  
اور بہت کھانے سے دل  
سے ڈرنا چاہئے کیونکہ  
کھانا اگر بے غفلت کرتے  
اور زیادہ سے روکتے ہیں  
لیکن بھوک بھی بڑے  
انسان کو بعض وقت تک  
بنا دیتی ہے

۳۔ یعنی تیری آنکھیں  
جو گناہوں سے بھر گئی  
خونگاہی سے بھرنے کے  
ذریعہ گناہوں سے روک  
خالی کر کیونکہ سوائے رونے  
کے کوئی چیز ان کو گناہوں  
پر نہ ڈال سکتی ہے



وَخَالَفَ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْوَمَهَا

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور انکی نافرمانی کر

وَأَنَّ هُمَا مُحْضَاكَ النَّصِصَةِ فَأَتَاهُم

اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجائیں تو اس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطْعَمُ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیا بد ہے

اسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ قَوْلٍ بِلا عَمَلٍ

اے توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسِيتُ بِهِ سَلًا لَدَيْ عَقْمٍ

یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لَكِنْ مَا أَثْمَرْتُ بِهِ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی

وَمَا اسْتَقِمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِم

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دے گا

وَلَا تَزُودُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

ہائے میں نے مرے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا نفلوں سے

وَلَمْ أَصِلْ سِوَى فَرَضٍ وَلَمْ أَصِم

اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

۱۰ یعنی میا عزت

بانجھ سے اولاد کا ہونا

محال ہے ایسا محال

بے عمل کی تاثیر بھی محال

میں محال ہے لہذا اے

قول سے پناہ مانگا چاہے

مے پر یہ بھی محال تھا

ہے اس کے بعد یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ يَا مَنِيْ اِذَا سَلِمْتُ

اَعْلَى رَآدَ اَعْرِجْ اَجَابَا

اِنَّكَ يَا مَنِيْ اَنْتَ الْغَلِيْبُ

تَغْلِبُنِيْ حَاجِبِيْ رَدِّكَ

اِسْتَاثِيْ الَّذِيْ لَا حَسْبِيْ

فِي الْاٰخِرَةِ حَسْبِيْ رَدِّكَ

عَذَابِ النَّارِ

۱۱ یعنی میں نے تجھ

تجھ کو نیکی نصیحت کی

اور خود دیکھا اور تجھ سے

کہا یہ ہی ماہل اور خود

نہ چلا تو ایسے قول محال

سے کیا تاثیر ہوگی ۱۱

۱۲ یعنی میں نے نہیں

بیچ روزہ زندگی کو قیمت

دیا یا اور نماز روزہ

فرضی کے سوا کوئی عبادت

نہ ادا کی غیر وہ نہ کی کہ جس

میں عاقبت کی بھلائی

ہوتی۔

۸ یعنی یہ ہے

ذات مقدس کے رات

طرقت کو چھوڑ دیا جو تمام

رات عبادت الہی میں

مشغول رہتے تھے حتیٰ کہ

پاٹے مبارک درم کرتے

تھے ۱۰

۸۱ مل رکھا اوریت

آئندہ کا یہ کہ چھوڑ دیا یہ

طریقہ الہی جو ناقول کا

اپنے شکر پھر باندھ بیٹھے

اور ناقول کو منہ لگائی

کچھ خود ہی اختیار کیا تھا

لیکن بڑے بڑے ہمارے کلمہ

کے لیے سونے کے کرن

آئے اپنا ہی طرف متوجہ

گئے لیکن آپ نے اپنی طرف

توجہ نہ کی ۱۱

۸۲ مل اس پریت

آئندہ کا یہ ہے کہ تیری پی

ذیوی ضرورتیں ٹھیک تھیں

اتنی ہی بلند تھیں ان

بسجوں کی طرف التفات

زائد ہوتی اس واسطے

کیسی ہی ضرورت ہو کر

عصمت الہی کی بھی تھیں

نہیں وہی خصوصاً ایسے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت

وہابی طرف کب توجہ

کرتی ہیں اگر اس عالم

خود مغرور نہ تو دنیا بھی

ہیال نہ ہوتی ۱۲

قصیدہ

۸

برودہ شریف

## الفصل الثالث

فیصل تیسری ہے

فِي مَدْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعارف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

كَلِمَتُ سُنَّةٍ مِّنْ أَحَبِّ الظَّلَامِ إِلَى

میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جن نبی نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

إِنْ اشْتَكْتُ قَدْ مَاهُ الضَّرْمِ مَنْ وَرَمَ

کہ پاؤں مبارک درم کر آئے سوج سوج کر

وَشَدَّ مِنْ سَغَبِ أَحْشَاءِهِ وَطَوَى

اور باندھا اور پیٹا ناقول کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتَرَفِّفَ الْأَدَمِ

پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

وَرَأَوْدَتُهُ الْجِبَالُ الشَّعْمُ مِنْ ذَهَبٍ

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو مال کریں

عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيُّ شَأْنٍ

اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی رکھی

وَأَكْدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضُرُورَتُهُ

اور بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

إِنَّ الصَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعَصَمِ

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الہی پر



وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضُرُورَةً مِّنْ

اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اس ذاتِ اقدس کو

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر نہ ہوتے تو دنیا بھی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

اور جن دو انسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے

نَبِيِّنَا الْأَمْرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

ہم سے نبی اور معروف و مخفی منکر کرنے والے کوئی

أَبْرَفِي قَوْلٍ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمَ

اُن سا سچا نہیں نہیں اور ہاں بولنے میں

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے

لِكُلِّ هَوًى مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمٌ

ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف میں

دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ

انہوں نے اللہ کی طرف بلایا پس جس نے اُن کا دامن پکڑا

مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلِ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ

تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کسی ٹوٹی نہیں

۱۔ بیتِ علی بابا

ہے اس کو تین مرتبہ

پڑھ کر دعا گارہ مرتبہ

پڑھے اللہ تم کو ماکان

لی خیراتی و خیرتی

دنیائی و دُنیائی

دنیائی و دُنیائی

۲۔ بیتِ علی بابا ہے

تین مرتبہ پڑھ کر درود

متر ہے اللہ

صلی علی محمد و آلہ

من صل علیہ و صل

علی محمد و آلہ من

صل علیہ و صل علی

محمد و آلہ من

صل علیہ و صل علی

محمد و آلہ من

صل علیہ و صل علی

محمد و آلہ من

صل علیہ و صل علی

محمد و آلہ من

صل علیہ و صل علی

محمد و آلہ من

صل علیہ و صل علی

محمد و آلہ من

صل علیہ و صل علی

محمد و آلہ من

صل علیہ و صل علی

محمد و آلہ من

صل علیہ و صل علی

محمد و آلہ من

فَاَقِ الْبَيْتَيْنِ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ

بیتوں پر فوق لے گئے خلقت اور خلق میں

وَلَمْ يُدَاوُهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

اور دیگر انبیاء ان کے علم کو پہنچ گئے اور نہ کرم کو

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللَّهِ مُنْقَسِمٌ

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

عُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيمِ

دریا سے ایک چلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ

اور آپ کے روبرو کھڑے ہونے والے اپنے زبیر سے

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحَكَمِ

بیب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ

سو ہی میں کہ کمالات باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئِي النَّسَمِ

پھر حبیب مصطفیٰ کیا ہے ان کو خلقت کے پر کرنے والے نے

مَنْزَرَةً عَنِ شَرِيكَ فِي مُحَاسِنِهِ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

۱۔ یعنی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم  
مانند یک بجے باور  
کے ہیں اور ان کی سب  
انبیاء انہو زور کے ہیں  
جو بڑے کے حضور  
میں اپنے اپنے رہتے  
میں کھڑے ہوتے  
ہیں ۱۲  
۲۔ اصل نص  
اور اس کے کچھ  
جسے آنحضرت  
حبیبہ ظاہری و باطنی  
سے موصوف ہوتے  
تو جناب باری نے  
منزہ ہر بیت میں جو  
اعلیٰ مراتب ہر بیت  
سے ہے بزرگوار  
فرمایا اور ان سب  
صفات میں آنحضرت  
کو ممتاز کیا ۱۳



دَعَا مَا ادْعَتْهُ النَّصَارَىٰ فِي نَبِيِّهِمْ

جو کہ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ تو نہ کو

وَاحْكُمُ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فَيَدِّ وَأَحْكُمُ

اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور سن

وَأَنْسِبُ إِلَىٰ ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَأَنْسِبُ إِلَىٰ قَدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمٍ

اور جس قدر چاہے آپ کے رتبہ کو بزرگی سے منسوب کر

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ قَبِيرٌ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ نَأْسَبَتْ قَدْرَهُ آيَاتُهُ عَظَمًا

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے بزرگی میں

أَحْيَىٰ اسْمُهُ حِينَ يُدْعَىٰ دَارِسَ الزَّمَمِ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ٹہلیں جب بلائی جاتیں

لَمْ يَمْتَحِنَا بِمَا تَعَىٰ الْعُقُولُ بِهِ

آپ نے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں

حَرَصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَلْهِمْ

ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

۱۔ مائل اس کا اور

دوبیت آئندہ کا یہ ہے کہ

اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی ذات میں جبر صفا

حیدر جمع ہیں لیکن جیسے

نصاری حضرت عیسیٰ کو

ابن اللہ کہنے لگے جیسی

نسبت آپ کی شان میں

ذکر نما، اس کے ساتھ چڑھا

جی چاہے نسبت کر کرے

اچھے اوصاف سمجھ کر

ان کو کوئی بیان نہیں کر

سکتا ۱۲

۱۳۔ ہمیں نصاریٰ کے

باغل خیال کا مارے کر

کے نزدیک آنحضرت کے

رتبہ سے حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کا بڑھ کر کہتے

وہ مہرود کو زندہ کر گئے

ناظر ملتیں کہ جو رتبہ

ہماری نبی کو جناب باری

نے عطا فرمایا ہے اگر اس کے

مواضع آنحضرت کے معجزات

ظاہر نہ ہوتے تو نقطہ آنحضرت

نام لینے سے زندہ ہو جاتا

۱۴۔ چونکہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم پر اسے ہرگز

نہیں تھا لہذا احکام شریعت

ان کو اس قدر رکھائیں

فرمایا جس قدر اور رسول

پر کیا نہ تھا تو کبھی بھی نہیں

أَعْيَى الْوُرَى فَمُمْ مَعْنَاهُ فَلَكَسْ بِيْرَى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ عَزِزٌ مُنْفَحِمٌ

پس نہیں مکان دیتا قرب اور بُس میں سوائے اپنے غم کے غمزے کے

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مَنْ بُعِدَ

جیسے آفتاب کو آنکھوں کو دور سے چھوٹا محسوس ہوتا ہے

صَغِيرَةً وَتُكَلُّ الطَّرْفُ مِنْ أَمَمٍ

اور دیکھو تو آنکھیں خیمہ ہوتی ہیں

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دنیا میں

قَوْمٌ يَّيَّامٌ تَسْكُوْا عَنْهُ بِالْحُلَمِ

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں سنی کئے ہوئے ہے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں

وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وَكُلُّ أُمَّيَّ اتَى الرُّسُلَ الْكَرَامَ بِهَا

اور جس قدر معجزے تمام انبیاء علیہم السلام کو دیتے گئے ہیں

فَأَنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ ثَوْدَةٍ بِهِمْ

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

سے مل رہے ہیں

یہ کہ فرشتے کمالات کے

اور کسے نہ سخت عاجز

غلامِ مہمان ہوں یا غیر میں

آفتاب کو دور سے دیکھتے

میں تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے

اور قریب سے دیکھیں تو

آنکھیں تیز ہوتی ہیں

ہی آپ کی جس قدر نورانی

سے سوزیں اگر کوئی کو

بشر میں اور کمالات میں

کر دو غرض جبرانِ ہوائی

ہے

سے حالِ سیریت

آئندہ کا یہ ہے کہ سخت

کے کمالات صاحبِ کرام

باوجود اپنے شرفِ مصطفیٰ کے

معلوم نہ کر سکے خوابِ بیدار

لوگ کہ یہ خوابِ خیال کے

اس سے محروم ہیں کیونکہ

معلوم کر سکتے ہیں نہایت

الامراۃ المسلمون ہوتا ہے

آپ اور کلام سے ہیں اور

سے زیادہ ہیں بہتری اور

بندگی میں

سے اس سے اور کائنات

کی دوسیت کا حال ہے

کہ جو جوت دنیا علیہم السلام

سے ظاہر ہوئے تو محمد علی

ثورے ہیں اسقدر تک

آفتاب ہیں انبیاء

ستاروں کے جنوں سے قبل ظہور محمدی کے تاریکی کو کہ حسبِ مراتب و درجہ اور بعدِ ظہور محمدی کے سب اربابِ ایمان سابقہ و لاحق ہو گئے اور اس میں کہ نور نے تمام عالم کو نور کیا



فَإِنَّهُ شَمْسٌ فَضِّلْهُمْ كَوَاكِبَهَا

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیاء کے ہیں

يُظْهِرُنْ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کہ جمالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكُونِ عَمَّ هُدَاهَا

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہو گئی

الْعَالَمِينَ وَأَحَدٌ سَائِرِ الْأُمَمِ

جہان میں اور تمام امتیں زندہ کر دیں

أَكْرَمُ مَخْلُوقِ نَبِيِّ زَانَهُ خَلْقٍ

صلی! کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلق عظیم نے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٌ بِالبَشَرِ مُتَّسِمٌ

زینت دی ہے کہ حسن جدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جدا روح افزا ہے

كَالْزَهْرِ فِي تَرَفٍ وَالبَدْرِ فِي شَرَفٍ

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمٍ

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مشال

كَأَنَّهُ وَهُوَ قَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے شکر کے ساتھ ہوں

فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمٍ

جب دیکھو تو شان و شوکت اور دہرہ ایسا

لے روایات صحیحہ میں ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت  
حلیہ اور خوش خلق تھے  
اپنے خادموں کو کبھی مضہ  
فرماتے اگر کسی سے ایذا  
پہنچی تو اس سے ہزار بار  
ذیلتے ۱۲

۱۳ حضرت انس سے  
مروی ہے کہ آپ نے کسی  
قسم کا ابریشم آنحضرت کے  
بدن مبارک سے نہ لگا کر نہیں  
دیکھا اور کسی کا سوال ہزار  
روز نہیں کرتے تھے ۱۴  
۱۵ یعنی آنحضرت کا  
بہت غلبہ اور عظیم تھے  
موجودین کی نظروں میں آپ  
میں بیست تک معلوم ہوتے  
کہ اسے خوف کے آن  
اعضا میں رعشہ پیدا  
ہو جاتا تھا ۱۶

كَانِمَا اللُّوْلُو الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

اور جب بات کریں مکر میں تو دُر مکنون جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوا

مِنْ مَّعْدِنِي مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسِمٍ

ایک لفظ کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا طَيْبَ يَعْدِلُ تَرْبَا ضَمَّ اعْظَمُهُ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ جوئی لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طَوْنِي لَسْتُ شَقِيٍّ مِّنْهُ وَمُلْتَمِمْ

خوشحالی اُس کے لئے ہے جو اُسے سوئے گئے اور چھوئے

الفصل الرابع

نفل چوتھی

فِي مَوْلَانَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَبَاكَ مَوْلِدُهُ عَنْ طَيْبٍ عُنْصُرِهِ

ظاہر کر دیا آپ کے زمانِ ولادت نے آپ کے عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو

يَا طَيْبٌ مُّبْتَدَأٌ مِّنْهُ وَمُخْتَمٌ

سبحان اللہ! کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يَوْمٌ تَقَرَّسَ فِيهِ الْفَرَسُ أَتَهُمُ

اس روز جان لیسا فارسوں نے کہ وہ سختی

قَدْ أُنْذِرُوا بِمَحْلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جانے گئے

۱۱ حضرت ابوہریرہ

موسیٰ ہے کہ آپ کے زانو

سے ہفتے دن اسیاؤ

ظاہر ہوا تھا کہ آپ کی

دیواریں روشن ہو جاتی

تھیں ۱۲

۱۳ بعض نے کہا ہے

کہ آنحضرت کے زریں کار کی

مٹی پاکیزہ خوشبو سے تھی

لیکن اویلائے کرام کے

کسی کو وہ خوشبو نہیں

مسلو موتی ۱۴

۱۵ جابر بن عبد اللہ

ہے کہ ایک آنحضرت کے

اپنا زریں کار کے زریں

پیشانی میں لگی ہوئی تھی

خوبو میں لگی ہوئی تھی

اس کی خوشبو عطر و زین

کی دکان پر نہیں تھی

جب آپ کی اسے پرکھ کر

تھے تو چاہیں ان کے

لئے ہیں خوشبو چلی

رہتی تھی ۱۶

۱۷ حال میں یہ ہیں

آنہ کا ہے کہ جن دنوں

سورہ ظلم کے نور نے آپ کی

دیکھا تو نور انور کے

بہت ستاروں پر تار آفات

نازل ہونے لگے جیسے

کامل غلبہ الشان تھا

گیا (بقیہ بر صغیر آئندہ)



وَبَاتَ أَيُّوانٌ كَسْرَى وَهُوَ مُنْصَدِّعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے گھرے گر گئے اور وہ پھر

كُتْمَلِ أَصْحَابِ كَسْرَى غَيْرِ مُلْتَمِعٍ

نہیں ملنے کے جیسے اس کے یار و دوں گار

وَالنَّارُ خَامِدَةٌ الْأَنْفَاسُ مِنْ أَسْفٍ

اور فارسوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے

عَلَيْهِ وَاللَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنُ مِنْ سَدَمٍ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی پریشانی سے

وَسَاءَ سَاوَةٌ أَنْ غَاضَتْ بِحَيْرَتِهَا

اور غمگین کیا سادہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا

وَرُدُّ وَارِدْهَا بِالْغَيْظِ حَيْنَ ظَمٍ

اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہوتے

كَانَ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَكْلٍ

گویا آگ غم سے پانی ہو گئی جیسے پانی تر ہوتا ہے

حُزْنَاوٍ بِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

اور پانی غم سے ایسا بھرکا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہو گیا جیسے ٹوٹی مٹی

وَالْحَيُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے نور کی اور الزار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَطْهَرُ مِنْ مَعْنَى وَمِنْ كَلِمٍ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی ان انوار سے اور ان کی آواز سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

ہو رہا ہے گئے اور انکار

جو ہر رسول سے جلتا تھا

سرد ہو گیا اور نہ ہی شکر

پاس کی خشک ہو گئی اور

باشہ شکر کے پاس

ہو گئے ۱۲

۱۳ یعنی آنحضرت کے نور

ولادت سے اوجھیں پڑو

میں آئے دگ میں صفا

پانی کی اور پانی میں

خاصیت ک کی بار بار

۱۴ یعنی آنحضرت کی

ولادت و نبوت کی بشارت

جنوں نے بھی لوگوں پر

ظاہر کی اور لوگوں سے بھی

نبی آخر الزمان کی علامت

جوانیا سابقین کی تسبیح

میں تمکین ظاہر ہوتے

گیں ۱۵

عَمُوا وَصَلُّوا فَاَعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

انہی اور ہرے ہو گئے کافر کہ انہوں نے غوغاہوں کے

تُسْمَعُ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تَشْم

اعلان نہ سنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

مِنْ بَعْدِ مَا اخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بعد اس کے کہ ان کے کاهنوں نے خبر دی تھی

بَاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمَعْرُوجَ لَمْ يَقْم

کہ ان کا دین کج ہو گیا ایسا کہ قائم نہ ہو گا

وَبَعْدَ مَا عَابَتْ اَوْفَى الْاُفُقِ مِنْ شَرْب

اور بعد اس کے کہ اُفق آسمان سے اُگ کے شعلہ گرتے نظر آئے

مُنْقَضَةٍ وَفَقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَم

اس کے موافق زمین میں بُت اونڈھے ہو کر گر پڑے

حَتَّى عَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَرَمٌ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مِّنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُوا اَثَرَ مُنْهَرَمٍ

شیاطین ایک پیچھے ایک کے

كَانَهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةَ

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا

اَوْ عَسْكَرُ بِالْحَطْيِ مِنْ رَّاحَتِهِ دُم

یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے نکر مارے تھے

مہم اہل بیت پر

آئندہ کا یہ ہے کہ کوئی کفر

قریش وغیرہ سب اپنی

شقاوت کے ان بے عادت

سے انہی اور ہرے بن

گئے باوجود اسکے کہ ان کے

ہم شرب بنو ہوں نے جنگی

کہہ دیا تھا کہ وہ بے دلیل

ہماتے ہرگز تا نہیں

لینے کے اور تاروں کا

آسمان نیلین کی طرف

گرا اور توں کا سرگرم

زمین پر ہونا کہ یہ فلول کی

آخراں کے علامات

تھے ان کفار نے ان بات

کی طرف اصل خیال نہ کیا

اور ان کی گری میں نہ

ملہ حاصل میت اور میت

آئندہ کا یہ ہے کہ حضرت

صلعم کی لاد کے وقت

آسمان سے شاخیں نکل

پراں کر رہنے لگے تو وہ

بائے خود کے ایسے بھاگے

جیسے ابرہہ کا لشکر بھاگتا

تھا ہر بہتہ میں ڈھلے کو

کہہ نظر پر چڑھ آئے تھے

ایاہوں نے کچلے ان کی

چھوٹی چھوٹی کڑیوں

تیار ہو با تھا یا بھاگتا تھا

ایسا تھا جیسے کفار قریش

رہیں برصغور آئندہ



نَبَذَ إِلَيْهِ بَعْدَ تَسْبِيحِهِ بِطَنِيهَا

ان کنکرہوں کا پھینکا تھا بعد ان کے تسبیح کرنے کے دست مبارک میں

نَبَذَ السَّبِيحَ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمٍ

جب حضرت یونس تسبیح کرنے والے کو پھینکا انڑیوں سے نکلنے والی کے

### الفصل الخامس

فصل پانچویں

قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ دَعْوَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی اُن پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْيَارُ سَاجِدَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَنَشَّى إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلاَ قَدَمٍ

اپنی پسندلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

كَانُوا سَطَرْتُ سَطْرًا لَمَّا كَتَبْتُ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فَرَّوْعَهَا مِنْ بَدْيِ الْخَطِّ فِي الْقَمِّ

ایک مار خط سے آپ کے کمال کے

مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَتَى سَادَ سَائِرَةٍ

مانند ابر کے ٹھوٹے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِيَهُ حَرَّ وَطِيسٍ لِلْمُحْجِرِ حَبِي

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

(ماغیہ غزلیہ مستتر)  
وائے بد میں حضرت کی  
نگاہوں سے بھاگتے تھے  
وہ نگاہیں حضرت کے  
دست مبارک سے تسبیح  
پڑھنے کے ساتھ ایسی  
گرتی تھیں کہ جیسے حضرت  
پرس بجلی کے منہ سے  
تسبیح پڑھتے ہوئے تھے  
۱۵ روایات مشہورہ  
میں ہے کہ بہت مرتبہ  
حضرت نے بلایا اور وہ درخت  
خدا کے حکم سے چل کر آیا  
آپ کی نوبت پر گواہی دی  
اور اپنی جگہ پر پھر جا کر قائم  
ہوا ۱۲  
۱۳ امام سیوطی نے  
لکھا ہے کہ جب حضرت  
دعوت میں جلتے تھے تو  
آپ کے سر مبارک پر ابر  
سایہ کرتا تھا ۱۴

اَفَسَنْتَ بِالْقَسْرِ الْبُشْقَىٰ اِنَّ لَهٗ

میں قسم کھاتا ہوں کہ چاند من بڑا آپ کے ہونے سے

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّيْبُورَةَ الْقَسَمِ

اُسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّ مِنْ كَرَمٍ

اور یا کر اُسے جو غار نے خیر و کرم کیا جب اُس میں آپ چھپتے تھے

وَكُلُّ كَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمٍ

اور سب کافروں کی آنکھیں انہی ہوئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِ يَا

تو صدق یعنی آپ اور صدیق بنو دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَدَمٍ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰی

انہوں نے گمان کیا کہ مگڑی نے آپ پر جالا نہیں بنا اور کبوتر نے

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسَجْ وَلَمْ تَحْمِ

انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

وَقَايَةُ اللّٰهِ اَعْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةِ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کر دیا زمینوں

مِّنَ الدَّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطْمِ

اور چلتوں تبرتہ سے اور بلند قلعوں سے

سہ چونکہ جائز ہے

اشارہ ہو دو مگر ہے ہوا کہ

آپ کے دل مبارک کو جبریل

علیہ السلام نے پھر شہادت

نفسانیہ سے پاک صاف کیا

ہیں جانلو کہ کھیل کے

ایسی نہایت پیرا ہوئی

کہ اگر کوئی چاند کی نہ کھائے

تو اس کی قسم بھی جائیگی

سے ہمیں تمہارا ہوں

آخر میں تمہارے غنیمت

صديق اکبرؑ کی کہ حکم

پروردگار کے غاروں میں

ہجرت کے دن کفار کے

خوف سے پرشور ہوئے

سے تمہارے جہت کہ

جب آپ حضرت صديق

اکبرؑ کے دن غاروں میں

اور کفار نے اکا چھپا لیا

اور ابو کعبہ صديق کفار کو کچھ

کھڑنے لگے تو آپ کی دعا

فار کے دونوں پہلوں نے

جالا تا اور وہاں دو درخت

پہلوں کے کبوتر نے گھر بنا کر

انہی نے کفار کو اور کچھ

کھنے لگے کہ اگر اس غار میں

کوئی جاتا تو جبالا اور کبوتر

کے انہی ملاست رہتے

پہلوں کو رہیں ہو گئے اور

آپنے سلامتی و مدینہ کو

مشرف فرمایا ۱۱



مَا سَأَمَنِي اللَّهُ رُضِيًّا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج و خواری کا ستم کیا اور میں نے کوئی پناہ لی

لَا وَنَلْتُ جَوَارِمِنَهُ لَمْ يُضْم

اور حملات میں آگیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا التَّمَسُّتُ عَنِّي الدَّارِينَ مِنْ يَدِهِ

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تو نگری چاہی ہے اور دبا ہے

إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَم

بخشش کو اس دست مبارک کے جوہر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْكِرُ الْوَحْيَ مِنْ شُرُوبِيَاءَ إِنَّ لَهُ

انکار نہ کر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنْم

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَلِكَ حِينَ بُلُوغٍ مِّنْ نَّبُوتِهِ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَكَيْسَ يُنْكِرُ فِيهِ حَالٌ مُحْتَلِم

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَكَ اللَّهُ مَا وَحَّى بِسُكُتٍ

بزرگ ہے اللہ وحی کب سے حال نہیں ہوتی

وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهِم

اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تمت کیا گیا

۱۔ جاننا چاہئے کہ  
جیسے آنحضرتؐ آپ کے  
حیات میں مدد انگنا تھا  
۲۔ اسی طرح بعد انتقال  
کے بھی اس کا اثر باقی ہے  
۳۔ روایات مشہورہ  
میں ہے کہ آنحضرتؐ کو  
شروع میں چھ آہ کثرت  
کے احکام خواب میں ظاہر  
ہوتے رہے جس بات کو  
آنحضرتؐ خواب میں دیکھتے  
تھے صحیح صادق کی مانند  
ظاہر ہو جاتا تھا اور سنو  
کے سونے کے وقت  
آپؐ کی آنکھیں بند تھیں  
اور دل بیدار رہتا  
تھا ۱۲  
۳۔ یعنی نبوت کا  
رہنمائی کی ضرورت نہیں ہے  
۴۔ بلکہ یہ خود روایات ہے  
جس کو چاہے ہے

اَيُّهَا الْعُرْلَا يَخْفَى عَلَى أَحَدٍ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں

يَدُورُ فِيهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ كَمْ يَقُمُ

کہ بدو ان کے گولوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصَبَّأَ بِاللَّيْسِ رَاحَتُهُ

بارہا اچھے ہو گئے ہیں آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے مفلج

وَأُطْلِقَتْ أَرْبَابًا مِّنْ رَّبْقَةِ اللَّيْسِ

راہ ہو گئے رستہ دیوانگی سے بظیفیل آپ کے دست مبارک کے

وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہو گیا

حَتَّى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصَرِ الدُّهْمِ

اور سفید روشن ہوا اُس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادٍ أَوْخَلَتْ الْبَطَاحَ بِهَا

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں

سَيِّبًا مِّنَ الْبَيْمِ أَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرَمِ

اُس ابر سے دیا کے عطا کیے یا ایک روپائی کی جو سنگین بندے کھل گئی

مزی ہے کہ کج گشت میں  
آپ کی مخالفت کے واسطے آپ  
مخالف ہوئے ہوا تھا کہ ہوا  
آپ کے ہاتھ کے لیے نہیں  
مفلج ہو کر رہے ہوں تو  
اس آگے کو آپ نے اپنی نگاہ  
پر کیا اور دعا کی۔ اللہ  
شفا دے ۱۱

۱۲ حضرت ابن عباس  
سے مروی ہے کہ ایک  
عورت نے عرض کیا کہ میرا  
ازواج میں سے ایک ہے آپ  
دعا کرو آپ نے دعا کی تو ایک  
سیاہ چیز کے سے چمکی  
نہایت اُس نے فکری شفا  
پائی ۱۲

۱۳ اس میں اُن کے روی  
ہے کہ ایک نے گفتگو میں  
پڑھتے تھے کہ بیشک میں نے  
کیا کیا برکت لے کر ہوں اور  
نبیائے مکہ گئے اور گھاس کا  
زین نشان میں ہوا اوی  
جاؤ رہا ہوئے جانے میں آپ  
بارش کیلئے دعا کریں میں  
آپ نے دعا کی خدا برزخ سے  
ابتریں ہوا اور خدا آٹھ روز  
تک کے ساکنین میں رہی  
پیش سے جو میں نے شخص  
سے عرض کیا کہ کائنات  
ہماری کائنات میں ہرگز  
جانے میں پھر پڑے دعا میں  
تو بارش کھل گیا اور کائنات  
کھل گیا ۱۳



## الفصل السادس

چھٹی فصل

## فی ذکر شرف القرآن

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعَوْنِي وَوَصَفِي آيَاتٍ لَهُ ظَهَرَتْ

مجھے دعوئی و وصف بیان کرنے والے حضرت کے معجزے جو ان سے ظاہر ہوئے

ظُهُورَ نَارِ الْقُرْآنِ كَيْلًا عَلَى عِلْمِ

جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالَّذِي يَزِدُّهُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظَمٌ

پس مزیں کی خوبی زیادہ ہو جاتی ہے پروئے سے

وَكَيْسٌ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرُ مُنْتَظَمٍ

اور نہ پروئے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلَ أَمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى

پس مہج کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيمِ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحَدَّثَةٌ

آیات حق کے ہیں رحمن سے مورش لفظوں میں کہ

قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقَدِيمِ

قدیم معنی اس لئے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

ملے حاصل میں بیگ

اور صفت گوشت نہایت ہے کہ

اگرچہ جو موت کے شخص

پر ظاہر ہیں بیان کی

ضرورت نہیں لیکن اس

بیان سے اپنے کام کی

زینت مقصود ہے

ملے حاصل ان دونوں

کا یہ ہے کہ آیات کا نام کم

جن کو خداوند مہربان نے

وقت کے مصلحت کے

مناسب متن و قوافی

محفوظ سے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم پر نازل کیا ہے ایسا

نزل اور تلاوت کے مشاعرہ

میں لیکن فی الحقیقت ایسا

الفاظ و معانی کے قدیم ہے

کیونکہ قرآن مجید میں

کا کلام ہے جو قدیم ہے

لہذا یہ کلام قدیم ہے کسی

زمانہ خاص سے تعلق

نہیں رکھتے اور حال قیامت

اور احوال پہلی استوں سے

خبردار کرنے والے ہیں

لَمْ تَقْتَرَنَّ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا

نہ تمہیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنِ عَادٍ وَعَنْ إِرَامٍ

آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجَزَةٍ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نبیوں کے

مِّنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

مہجروں سے فنا ہو کر ان کے معجزے ہوئے اور نہ رہے

مُحْكَمَاتٍ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شَبَةٍ

قرآن کے ایسے حکمت میں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں

لِذِي شَقَاقٍ وَلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمٍ

اور نہیں چاہتی ہیں کسی حکم کو کہ فیصلہ کرے

مَّا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرْبٍ

ان آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے

أَعْدَى الْأَعَادَى إِلَيْهَا مُلْقَى السَّلَامِ

جنگ کی تو وہ یاد آیا صلح کرتا ہوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارَضِهَا

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

رَدَّ الْغَيُورُ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحَرَمِ

مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

سے یعنی یہ آیات چل  
محب سہادی پر جو زمان  
انبیاء کا زمانہ نہایت بڑی  
ہیں فقیہ کہتے ہیں  
یہ کہہ کر ان کے انکار سے  
اس کا نام پاک کے  
منسوخ ہو گئے ہیں  
۱۰ یعنی چونکہ اتنے  
انہار سے کہنا رطلیمہ  
ہو کر اس کام کی خیریت  
میں غور کرے تو اس  
کو اس کا نام پاک پر کسی  
تکم کا شبہ باقی نہ رہے  
نہ کسی اور دلیل کی سر  
ضرورت پڑے ۱۱  
۱۲ یعنی جس شخص نے  
اس کا نام پاک سے معارضہ  
کیا انجام کار اپنے عجز کا  
اقرار کیا ہے اور اس کی  
بلاغت کا قائل ہوا ۱۳  
۱۴ یعنی جیسا مرد  
غیرت دار اپنی اہل کی حق  
و حرمت کو بغیروں سے  
بچاتا ہے ایسا ہی اس  
کا نام پاک کی فصاحت  
بلاغت بھی ہر معارض  
کے دعویٰ کو باطل کر  
دیتی ہے ۱۵



لَهَا مَعَانِ كَمْوَجَ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

اُن آیت کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيمِ

اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فَنَاتَعَدُّ وَلَا تُحْطَى عَجَائِبُهَا

ہیں شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملامت کے ساتھ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّامِ

اُن عجائب کی غریبائی نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنٌ قَارِيَهَا فَقُلْتُ لَهُ

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں میں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفَرْتُ بِحَبْلِ اللَّهِ فَأَعْتَصِمُ

کہ تو مجھے تمسک والہ ہے خوب مضبوط رہ ان پر ان میں چنگل مار

إِنْ تَتْلَاهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارٍ لَّظَى

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

أَطْفَأَتْ حَرَّ لَظَى مِّنْ وَّرْدِهَا الشَّيْمِ

تو تو نے وہ آگ بجھا دی اُن آیت کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيِضُ الْوُجُوهُ بِهِ

گویا وہ آیت کریمہ حوض کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

مِنَ الْعَصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحَمَمِ

گنہ گاروں کے جو ہو گئے کالے مانند کوملوں کے

۱۔ مثل اس میت

اور باوجود کایہ ہے کہ

کلام پاک کے جملہ معانی

کے گہروں کو بھی بے بسا

ہیں اور اس کے عجائبات

بھی ہر کسی کے احاطہ

تقریر و تحریر میں نہیں آسکتے

اور کسی کا دل اس کلام پاک

کے بار بار تلاوت کرتے

سے نہیں گھبراتا۔

۲۔ امام باہلی لکھا

ہے کہ جس شخص کے سینہ

میں یہ کلام پاک موجود

ہوگا ہر آگ دوزخ کی

اس کو نہ جلائے گی۔

۳۔ جیسے حضرت کر

قیامت کے دن گناہگار

مومنوں کے بدلوں کو جو

آتش دوزخ سے سیاه

ہو گئے روشن کرنے کا

ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی

اپنے تلاوت اور عمل کرنے

والوں کو جو کہ دوزخ فضا

سے سیاه ہو جاتے ہیں

منور کر دیتا ہے۔

وَالصِّرَاطُ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدَلَةٌ

اور عدل میں جیسے صراط ہیں اور میزان ہیں کہ ان کے

وَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمْ

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْجَبَنَّ لِحُسُودٍ رَّاحٍ يُنْكِرُهَا

تعجب نہ کر اگر حاسد انکار کرے

تَجَاهِلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر کہ وہ خوب ذریک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ دُمُودٍ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بلبب مرضِ دمد کے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

اور منہ آبِ شہیر کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

## الْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِي ذِكْرِ مَعْرِجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں معراجِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمُ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اُن میں کے جن کے فضا کا لوگ احسان طلب تصد کرتے ہیں

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْإِيْتِقِ الرُّسُمِ

دوڑے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پے درپے

لے لینی جیسے صراط  
اور میزان کے درمیان  
اور کافروں میں فرق پیدا کر  
دیگا ایسا ہی یہ کلام ایک  
مجموعہ کو ناحق سے جدا  
کر دیتا ہے ۱۲

۱۳ یعنی تعجب کی بات  
نہیں بلکہ اس کلام پر ایک  
کی غیروں کا انکار کریں  
کیونکہ ان کا انکار کر کے  
نہیں بلکہ بعض غلط اور  
انکی فتنائی خواہشوں کی  
شائے سے اور اس بات  
سے انکی قرآن کی عزت  
میں کچھ نقصان نہیں آتا  
جیسے دمد کے سبب آنکھ کو

کو نہیں دیکھ سکتی اور بیماری  
کا منہ آبِ شہیر سے انکار  
کرتا ہے لیکن اس سے  
آفتاب میں نقصان پایا جاتا  
ہے اور آبِ شہیر میں  
علم چونکہ ان آیات  
میں ناظمِ رحمانہ کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے معراجِ مبارک بیان  
مکرانِ مطلب ہے لہذا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بتا  
میں خطاب کر کے عرض  
کرتے ہیں کہ اے میرے  
بزرگوں! پیشو! اے گروہ!  
وایت برصغیر! (۱۴)



وَمَنْ هُوَ الْإِيَّةُ الْكُبْرَى لِعَتِيدِ

اور اے وہ ذاتِ مبارک آیتِ کبریٰ وہی ہے عبرتِ دالے کے واسطے

وَمَنْ هُوَ الرَّعْمَةُ الْعُظْمَى لِعُتْنِمِ

اور وہی ہے نعمتِ عظمیٰ غنیمتِ کئے دالے کو

سَرِيَتْ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ

سیر فرمائی تم نے ایک شبِ حرمِ مکہ سے بیتِ المقدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاخِرٍ مِنَ الظُّلَمِ

جیسے چودھویں راست کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقَى إِلَى أَنْ بَلَّتْ مَسْرُةً

اور ترقی کئے گئے یہاں تک کہ پہنچے قابِ قوسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ وَلَمْ تُرْمَ

ترجہ کو جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وَقَدْ مَتَكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیاء و مرسلین نے

وَالرُّسُلُ تَقْدِيمَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى خَدَمِ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے خادم کو مقدم کرتے ہیں

وَأَنْتَ تَخْتَرُقُ السَّبْعَ الطَّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ شگفتہ کرتے چلے گئے ساتوں طبقِ آسمان کے

فِي مَوَكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعِلْمِ

اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحبِ نشان آپ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

کے راسخائے دونوں

جہاں کثرتِ عظمتِ تری

ذاتِ مقدس نے مزاج

کی رات میں کو منظر سے

بیت المقدس تک نور

پھیلایا ہے جیسے چرخ

رات کا چاندِ ظلمت

کو منور کر دیتا ہے ۱۲

۱۳ یعنی آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم شامِ شام

ایسے مقامِ قربِ الہی پر

تشریف فرما ہوئے کہ

مقامِ کوہِ کوئی اور کہ سنا

ہے اور کوئی اسکی طلب کی

جرات رکھتا ہے شب

سورج بقول اکثر شب

۱۴ وہ جب ہے ۱۳

۱۵ خارجِ البقوع

مذکور ہے کہ حضرت مسلم

نے جملہ انبیاء کو یہاں تک

میں نماز پڑھائی اور یہاں تک

پہنچا کہ اپنے خزانوں

تک حضرت کے برابر ہے

چنانچہ آدمِ آسمانِ اول

اور عیسیٰ اور یحییٰ دوسرے

تک اور پستیز گئے

اور ادریس جتنے تک اور

ہاؤن پانچویں تک اور کو

چھ تک اور ابراہیم و اسماعیل

تک پہنچے اس کے بعد یہاں تک

عالیٰ پر پہنچے کہ اسکی طرف

کسی نبی کی رسالت نہ رہے

کی تا رہی نہ ان کے طریق

حَتَّىٰ إِذَا لَمْ تَدْعُ شَاوَالِ مُسْتَبِقِ

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانے والے کا

مِنَ الدُّنْيَا وَلَا مَرْقًا لِّسْتَنْمِ

نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کا بالا جانا

خَفَضَتْ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

ہر مکان کو آپ نے پست کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُودِيَتْ بِالرَّفْعِ مِثْلُ الْفَرْدِ الْعَلَمِ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر جیسے نادى مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

كَيْمًا تَفُوزَ بِوَصْلِ أَيْ مُسْتَدِرِّ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پرشیدہ ہے

عَنِ الْعُيُونِ وَسِرِّ أَيْ مُكْتَتِمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

فَحَرَّتْ كُلَّ فِخَارٍ غَيْرِ مُشْتَرِكِ

پس چل ہوئے آپ کو ب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور ان میں کوئی شریک نہیں

وَجَزَتْ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرِ مُزْدَحَمِ

اور گزرے ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وَجَلَّ مَقْدَارُ مَا أُؤَلِّتُ مِنْ رُتَبِ

اور بہت ہی بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دیئے گئے

وَعَزَّ إِذَا رَاكَ مَا أُؤَلِّتُ مِنْ نَعَمِ

اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

نے حاصل ہو توں

میتوں کا یہ ہے کہ ہر عید

مقرب کے مقام سے

بالا تمام پہنچے آخرت

حاصل جس سے آپ

مخصوص ہوئے حتیٰ کہ بزرگ

ہوئے ایسی ذات سے جو

آنکھوں پر پوشیدہ ہے

اور طبع چھپے لیے مارے

جس سے کوئی خبر نہ لیں

لے یعنی فخر کا کھنڈ

نے ایسی نعمتوں کو جو باعث

فخر ہیں اور آپ کو کوئی آپ

میں شریک نہیں اور پہنچ

گئے آپ ایسے مقام

تک جس میں اور کوئی نہ تھا

لے یعنی بڑے بڑے

درجوں کو حاصل کیا آپ

نے جن کا اور کون نہیں

ہو سکتا ہے علی الخصوص

دیوار آسمان کی طرف آپ

ہی اس نعمت سے مخصوص

ہیں اور کسی کو دنیا میں

پہنچ حاصل نہیں پائی



بُشْرَى لَنَا مَعَشَرَ الْإِسْلَامِ لَنَا

۱۔ گروہ اسلام تم کو بہت بشارت ہو کہ ہمارے واسطے

مِنَ الْعَيَاةِ رُكْنًا غَيْرُ مُنْهَدِمٍ

ایسا رکن غایت کیا ہے جو نہ کبھی خراب ہو نہ گرے

لِنَادَعِيَ اللَّهَ دَاعِيَنَا لَطَاعَتِهِ

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا نام کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوئے

الْفَصْلُ الثَّامِنُ

فصل آٹھویں

فِي ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعُدَى أَنْبَاءُ بَعَثَتْهُ

دشمنوں کے دل ڈرا دئے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

كُنْبَاءٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَمِّ

جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھگاتی ہے بکریوں سے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مَعْرَكٍ

آپ ہمیشہ جہاد کرتے ہیں کافروں سے ہر محرکہ میں

حَتَّى حَكُوا بِالْقِنَا لِحْشًا عَلَى وَضْعِ

یہاں تک کہ کافریں پر یوں محسوس ہوتے تھے جیسے گوشت کھا رہا ہے نینوں پر

۱۔ غم سے اپنے دل

کے میان کے ہونے

۲۔ کہ ہم گروہ اسلام پر

خداوند تعالیٰ کی بڑی بخشا

۳۔ یہ کہ ہمارے پیغمبر کا

دین میں قیامت تک

منسوخ نہیں ہو گا اور

۴۔ یعنی خداوند تعالیٰ

نے ہمارے پیغمبر کو جملہ

انبیاء و انبیاء کی صفی ہے

توفیق و ان کی امت بھی

اور امتوں کی فضیلت

کئے والی ہے چنانچہ

۵۔ اگر کسی کو غم و غصہ

اس پر دل سے

۶۔ امام سید علی رضا

ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے

کہ بچہ پر خداوند تعالیٰ

کی بڑی رحمت ہے

کفار و مشرکوں کے ہاتھوں

سے ڈرتے ہیں

۷۔ یعنی کہ ہونے

کفار کو غم و غصہ میں اس

قدرت قبل کیا کہ کفار

پر ایسے بے عمل حرکت

معلوم ہے جیسے تباہ

کے دشمنوں پر گشت چل

معلوم ہوتا ہے ۱۲

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يُغَيِّطُونَ بِهِ

ہم گنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر

أَسْلَاءَ شَأَلَتْ مَعَ الْعُقْبَانِ وَالرُّحْمِ

جن کے گوشت عقاب اور اور پندے اوپر لے گئے

تَمَضَّى اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِلَّتَهَا

راتیں گزرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيْلَى الْأَشْهُرِ الْحَرَمِ

جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوں جن میں لڑائی حرام ہے

كَانَ الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتِهِمْ

گویا دین اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بِجَلِّ قَرَمٍ إِلَى لَحْمِ الْعَدَى قَرَمٍ

ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریف ہے

يَجْرُ بِحَرْ خَيْبِيسَ فَوْقَ سَابِحَةٍ

دریائے جنگجو خوش رفتار گھوڑوں پر ہے ان کو کھینچتا ہے اور

تَرْمِي بِسَوْجٍ مِنَ الْإِبْطَالِ مُلْطَمٍ

ہمداروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپڑیں لگاتا ہوا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلَّهِ مُحْتَسِبٍ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُو بِسُتَائِيلَ الْكَفَرِ مُصْطَلِمٍ

حملہ کرتا ہے کافروں کو چڑتے کیڑے کا اکھیڑنے میں

سے ہیں کفار کو زمین

پر رہنا دشوار تھا اور اُن

آرزو میں تھے کہ کاش گئے

اگر ہم جو پہلے گشت کے

مکے جو پند جانوروں

کے چنگلوں میں ہوتے

میں تو البتہ مذاہب کے

رستگاری پاتے

سے یہی حضرت صلعم کے

خوف سے ایسے بے خوف

ہو گئے تھے کہ رات کا

شمار بھول جاتے مگر غم

رجب فی القعدوزی

الحوان چار ماہ میں آرام

پانچ کو کھلا دیا اہل اسلام میں

ان چار ماہ میں کُل اعرام

تھا اور بس کو حکیم فرمود

ہو گیا ۱۲

سے یعنی اسلام ہر ای

اصحاب کلم کفار کے نزدیک

ایسا مہمان بن کر آیا کہ

گوشت کا بھوکا تھا ۱۱

سے یعنی جب صحابہ کرام

حزب کے ہر کفار کے

مقابلہ کیے تیر زنا و عورت

پر سوار ہوتے تھے تو

غنائین کی آگ میں

دیا موج زن نظر لے تھے

سے حاصل ہوتا اور

مابعد کا یہ ہے کہ اجماع

و لیت بر صغیر آئندہ



حَتَّىٰ غَدَتْ مِلَّةَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِنَّ

یہاں تک کہ گنت اسلام جو پہلے غریب تھی کون اسے

مَنْ بَعْدَ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

کچھ نہ سمجھتا تھا اپنے استہدائے لگ گئی

مَكْفُولَةٌ أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ آبٍ

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ

وَخَيْرِ بَعْلِ فَلَمْ تَيْتِمُوهُ وَلَمْ تَيْتِمُوهُ

اور اچھے شوہر کے پس نہ یتیم ہوگے اور نہ بیوہ ہوگی

هُمْ الْجِبَالُ فَسَلُّ عَنْهُمْ مَصَادِمُهُمْ

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پوچھ کافروں کے صدر پہنچانے کی خبر

مَاذَا أَرَأَيْ مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَلَمٍ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ہر محاصرے میں

فَسَلُّ حُنَيْنًا وَسَلُّ بَدْرًا وَسَلُّ أَحَدًا

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ احد کا حال پوچھ

فَصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَذْهَىٰ مِنَ الْوَحْمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی نصیلیں تھیں دبا سے زیادہ سخت

الْمُصْدِرِ الْيَبِضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ بھانسنے والے

مِنَ الْعَدَىٰ كُلِّ مُسَوِّدٍ مِنَ اللَّحْمِ

بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کاٹنے کے

دقیقہ چارہ صوفیوں کے

گرام مقبول درجہ کا محبوب

الذوات تھے اللہ تعالیٰ

کی رضا مندی کے لئے

اسلام کو ترقی دیتے اور

کفر کو مٹاتے تھے یہاں

تک کہ اسلام نے سبب

ان کی سعی کے کمال

ضعف کے بعد قدرت

پائی اور ان کے سلسلہ

بھائی پیارہ کر لیا ۱۲

لہذا باپ حضرت

ابوہریرہؓ کی کوکبۃ الاسلام

کی ان کے پوچھنا پوچھنا

ملتہ ایکہ ابوہریرہؓ

پرداں کیا اور شہرے

حضرت مسلمؓ میں کوکبۃ الاسلام

حضرت اسلام کے صیون

۱۳ گارڈیں

سے یعنی صحابہ کرامؓ

کے اندر لڑائیوں میں ثابت

الاقدام تھے اور دشمنوں کو

اُن سے سخت مصیبتیں پہنچی

ہیں حالات آگے بڑھانے

حنین وغیرہ سے دریافت

کرنا چاہئے

۱۴ یعنی جو دشمنوں

کی کھوپڑیوں پر تلواروں کو

مانگتے تھے تو تلواریں ان

کی طرف سرخ رنگ سے

کے لڑتی تھیں

وَالْكَاتِبَيْنِ سُبْرَ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کی قلموں نے

أَقْلَامُهُمْ حُرُفَ جِسْمٍ غَيْرُ مُنْجِمٍ

کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاكِي السَّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَانِيْزُهُمْ

اُن کے ہتھیار کی بھی ہوئی نشانی تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ يَنْتَازُ بِالسِّيْمَاءِ مِنَ السَّلَمِ

کر گل نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

يَهْدِي إِلَيْكَ رِيَّاحُ النَّصْرِ شَرْهُمُ

ان کی خوشنبریں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہریہ بھیجتی ہیں

فَتَحْسِبُ الْوَرْدُ فِي الْأَكْبَامِ كُلِّ كَمٍ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے خلاف میں

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبَا

گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس میں دخت انگریں

مَنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ حُزْمٍ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب کے کہ زین تنگ ہیں

طَارَتْ قُلُوبُ الْعَدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تَفَرَّقُ بَيْنَ الْبُهْمِ وَالْبُهْمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

۱۱ یعنی جب کوئی کافر

مجاہد کا کراہتا تو

نیزوں سے بگڑ جاتا

۱۲

۱۳ یعنی اگرچہ صحابی

دشمنوں کے اندیشہ

باز نہ دلتے تھے لیکن

ان دونوں میں یہ امتیاز تھا

کہ صحابہ کے ہاتھ اور

مسار کے ہتھیار

ہوتے تھے جیسا کہ لکھا

ہوئے کہ درخت کے اندر

رکھتا ہے لیکن حیات گزرتا

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللَّهِ نُصْرَتُهُ

اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے

إِنْ تَلَقَّه الْأَسَدُ فِي أَجَاهِهَا تَحِمَّ

اگر شیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَكَلٍ غَيْرِ مُنْصَرٍ

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے

بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ

اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِزْرِ مَلِكِهِ

اپنی امت کو اپنی ملکت کے قلعے میں ایسا لے لیا ہے

كَالْيَتِيمِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمٍ

جیسے شیر اپنے بچوں کو یتیمان میں

كَمْ جَدَّكَ كَلِمَاتُ اللَّهِ مِنْ جَدَلٍ

کلمات الہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جگ کی

فِيهِ وَكَمْ خَصَّصَ الْبُرْهَانَ مِنْ خِصَمٍ

آپ کی شان میں اور بہت برہان الہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمَمِ مُعْجَزَةٌ

جس کو یہی معجزہ کافی ہے کہ اُمی کو رماؤ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالنَّادِيَّ فِي الْيَتَمِ

جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہو

لہ یعنی آنحضرت کے امت

ایسے قربان باگ و بریل

میں کہ اگر کسی شاعت کا حق

کا فزوں پر غبار کرے زمین

آسمان کفار کی آنکھوں

میں نہ دوتا نظر کرے غیب

نہیں ہے کیونکہ آنحضرت

اصحاب کلام پر بھی فرما

ہے چنانچہ میں نے نہ دیکھا

کے انور حامد کو دیکھا نہ

کیا کہ کیا باعشے ہو گیا

سے کیا کہ نہ لے لوگوں کا

راستہ نہ کہو باطن عمر

گھوٹے سے تارے در شمر

سکھان پر کرنا کہ نہ غفر

ایسا اپنا ہے خبر دار اس

میں گہ ہونا ہو تو کچھ کسی کو

محکف نہ دینا شیخ باک

جنگل کو چلا گیا اپنا سر

چھٹکارا

لہ نام نہ رکھ کر کہیں

کہ دوزخ را آنحضرت سے غفر

وہٹوں میں گئے اور دشمنان

دین ہمیشہ مغلوب و مغرور

رہیں گے

لہ حاصل تیرے کرنا

جاہلیت میں یہ عرب لوگ

شرائع و احکام سے اہل

بے خبر تھے اور باوجودیکہ

آنحضرت معلوم می او چشم تھے

اور نہ قوم سے کبھی اچھے

اور نہ کسی سے تیسرے پائی

دینی عارضہ پر غور کنند



## الفصل التاسع

فصل نویں

وَقَدْ مَغْفِرَةً مِّنَ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَشَفَاعَةً لِّمَن يَشَاءُ ۚ إِنَّكَ عَلَيْكَ بِرَحْمَةِ رَبِّكَ

بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کے لیے شفاعت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ

میں نے آپ کی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذُنُوبَ عَمْرٍ مَّضَىٰ فِي الشَّعْرِ وَالْخَدَمِ

وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں یعنی شعر تار بائوں اور خدمت کی ہے دوزخ کی

إِذْ قُلْدَانِي مَا تُخْشَىٰ عَوَاقِبُهُ

کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

كَأَنِّي بِهِمَا هَدَىٰ مِّنَ النِّعَمِ

گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چار پاؤں میں

أَطَعْتُ عَمَى الصَّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ

حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْأَثَامِ وَالنَّدَمِ

حاصل نہ ہوا سوا گناہوں اور پشیمانی کے

فَبَا خَسَارَةَ نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا

بڑا انہوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسْمِ

کہ دین کو نہ خرید دینا کے عوض اور مول نہ لیا

ایکھا شیعہ گزشتہ

پھر ایسے فضائل حیدر اور

علوم اربعہ اور آدین اور

کتابت اربعہ اور انصاف

و حکمتیں بیان فرمائیں

یہ سب جس تعلیم عالم الہیہ

سے حاصل دہل قاطع ہے

آپ کی بے شک علی قل

کو گنجائش شک کی نہیں

ہے ۱۰

سے پہلے دوسری

تین کہیں سے لے کر

اپنی من و نشانے اور

خداوندی الی نیارن

کی اسحق عذاب کا ہوا

پس اسکی تلاقی نہیں ہے

من مرقی اخضر صلی اللہ

علیہ وسلم کو ذرا اپنی تجارت

کا کارواں و حق تلفی ہے

بخشش انگوٹا عقوبت

برے گناہوں کی مبدل

برکت آبی ہو جائے او

غذا ہے برکت گاری ہوا

سے حاصل برکت کی

شارت ہے دنیا میں الی

دنیا کی من و نشانیں گناہ کا

ہوا اور اسے برکت و نعت

کے میں نہ کچھ حاصل کیا

سے نفس کو لائق نہ تھا

دین کو اختیار کرتا اور الی

دنیا کی خوف مشغول ہوتا

کیونکہ اپنی جی گرا کی سبب

خود میں دنیا کی افساحت

کو غفلت تیار کر دیا ۱۱

لے دیں کو بعض مقل

قلیل دنیا کے پیچھے ہیں

سوائے حرام و حلال کے

کچھ حال نہیں غافل ہیں

کہ دنیا کو مزاج آخرت سمجھ

یہاں تہمتی خیر و فساد کر گیا

آخرت میں انہی کا فائدہ

پہنچے گا

۱۵ حال میں یہ کہ

کبر اپنے گناہوں کی سبب

نہایت میں ہیں اور تفریق

نکلتا ہے گناہوں کی پیر

اسلام کا جو انھیں سے نہیں

نکھڑا رہتا تو انہیں لو

ایسا نعمت بروز قیامت

کی منتیں نہیں مٹی بلکہ

سب کے گناہوں کا محمد ہے

اتفاق کرتا کہ گناہوں

سے زیادہ یقیناً جاتا ہے

کہ آپ ہیں نہایت کی حیر

حق میں نفاع خاص نہایت

۱۶ حال نگاہی دنیا

کے ہوش انھیں سے ہم

حال قیامت کے ان ہم

نہایت توفیق و

خواری ہوگی

۱۷ حال یہ کہ اگر چاہو

آپ کا اس سے پاک نہ دنیا

ہے کہ امید و اطمینان

انھیں مسلم محمود ہے جو

انکے راہِ سعادت و سعادت

میں لگتا ہے اور ذلیل غما

ہو اس میں اب اس کے حال

پر تو ہرگز نہیں

وَمَنْ يَبِعْ أَجَلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهِ

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے

يَبِنُ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعِهِ وَفِي سَلَمٍ

اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آئندہ میں

إِنْ أَتَى ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ

اگر میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمانہ نہیں ٹوٹنے کا

مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرَمٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَإِنْ لِي ذِمَّةٌ مِّنْهُ بِكَسْبِي

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا

مُحَمَّدٌ أَوْ هُوَ أَوْ فِي الْخَلْقِ بِالذِّمَّةِ

محمد ہے اور آپ بہت پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي أَخْذًا يَدِي

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَلَا فَقْلًا يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

ذکر تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حَاشَا أَنْ يُحَرَّمَ الرَّاحِي مَكَارِمُهُ

حاشا اللہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٍ

پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پیچھے بے توقیر

وَمَنْذُ الزَّمْتُ أَفْكَارِي مَدَامَحْهُ

اور میں نے جیسے آپ کی روح میں فکر کو لازم کر لیا ہے

وَجَدْتُهُ لِحَلَاصِي خَيْرٌ مُلْتَرَمٌ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

وَلَكِنْ يَفُوتُ الْغِنَى مِنْهُ يَدًا تَرَبَّتْ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کو جو خاک پر پہنچا

إِنَّ الْحَيَا يَنْبُتُ الْأَزْهَارُ فِي الْأَكْمِ

جس نے وسیلہ آپ کا لیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبز پیدا کرتا ہے

وَلَمْ أَرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے مانع جیسے زمیر شاعر کے

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا أَتَتْ عَلَى هَرَمِ

ہاتھوں نے میوے نچے ہرم بن ہشام کی ثنا کہنے میں

الفصل العاشر

فصل دسویں

فِي ذِكْرِ الْمُنَاجَاةِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

بیان و ذکر مناجاہت میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کی

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنْ الْوَدُوبِ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوائے میرا کوئی ایسا نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَسَمِ

جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

عہدِ مہل کے بغیر

پروا و دولت ہوں اور

آسمانی زمین کے آغوش

قبض میں اور میراث

میراث میں پراغلاص

بہت ایمان کے ہے

پس ہر کرم نہ ہوں گا

اور دنیا و آخرت کی سبب

عزت پادشاہ

عہدِ مہل کا

میں سے کہیں نہ

ہوا عام ہے کوئی اس

چاہتی نہیں ہر

پنے حوصلہ کے پائے

میراث و آپ کے

دنیا نہیں میرا

نہ ہر کی روح و

مہل کی ملکیت آپ کی

عزت و آخرت

کی نسبت اور قرب منزلت

چاہتا ہوں

عہدِ مہل کے

بزرگتر کا نات کے

نہی ذات پاک کے کوئی

ایسا نہیں جو مجھ کو پناہ

دے اور وقت پیش آئے

حادثات و بلایات کے

دامنِ شفاعت میں

پہنچا دے



وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولَ اللَّهِ جَاهُكَ بِي

اور آپ کا رتبہ بزرگ مضائقہ نہ پائے گا میری شفاعت کا

إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلَّى بِاسْمِهِ مُنْتَقِمٌ

جس وقت اللہ کریم کا سراوینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمُ الْوُجُوهِ وَالْقُلُوبِ

اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے دل نہ امید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

إِنَّ الْكِبَايَرُ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْوُضْيَانِ فِي الْقِسْمِ

گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہوں گے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے میرے پروردگار میری امید کو الٹا نہ کیجیو

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُخْرَمٍ

اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو بر لائیو

۱۰ مائل برہ شریف

یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ

گناہگاروں کو حکم نکالے گا

اس وقت مجھ کو آپ ان

شفاعت میں چھاپا دیں

شکوہ و اہمال قیامت کے

زمانے میں نہ لایا جائے

سے کہ یہ نہیں لایا جائے

و آخرت آپ کے دوا ہو

سے جلوہ گر ہوئی ہے

اور آپ کا علم جمیع اشیا

کو محیط ہے جو لوح محفوظ

پر زمانہ قیامت سے برآمد ہو

میں ۱۱

۱۰ مائل برہ شریف

تعالیٰ کی بخشش کے گناہ

مثل مضائقہ میں ہیں

ناامیدی اس کی عظمیٰ

سے گنجائش نہیں رکھتی ہے

وہ فرماتا ہے لا تقنطوا

من رحمت اللہ ان اللہ

یغفر الذنوب جمیعاً

۱۰ مائل برہ شریف

رحمت اللہ بحدیث ہے

ہر گناہ کے گناہ

بہت ہوں وہ حق فرماتا

رحمت کا ہے ۱۲

۱۰ مائل برہ شریف

میرے پروردگار امید نہ

کی قیامت میں نہ لایا جائے

پاک ہے ہر امید و ہر گناہ

ساقیہ و لا تاتے

رائیہ حاشیہ برہ شریف

وَالْطُّفُ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب امور ہائے

صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِم

اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلَوةٍ مِنْكَ دَائِمَةً

اور درود و سلام کے ابرو کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَمُنْسَجِم

کمال کثرت سے بریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْاِلَّ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ

اور سب آل و اصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقریر

أَهْلُ الثَّقَى وَالنَّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم و کرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ

پھر راضی ہو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مَا رَأَيْتُ عَذَابَاتِ الْبَّانِ رِيحَ صَبَا

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَاطْرَبَ الْعَيْسَ حَادِي الْعَيْسَ بِالنَّعْمِ

اور اونٹوں کو طرب میں لائے حدی کہنے والا نمنوں سے

(وہی جاوید صفحہ گذشتہ)

منقلب ہو جائے اور

دستاور خیر میں رست عام

کی جویرے ہاتھ سے دریغ

و بارہ نہ ہو اور زندہ نہ گام

ایہ لطف عنایت کی دنیا

آفرین نہیں ہے کھٹکتا

کیز کہ خستہوں اور بلاؤں کو

صبر تو نہیں کر سکتا ہے

سہ چونکہ تم کام کا پور

دروغ و غفلت علم کے خوب

حسن خاتر ہے اور باعث

قبولیت دعا کا ہے اس

لئے ناظر خدا کی صفیں

کہ اسے پروردگار عالیا

اپنی رحمت کا دل کی پیرا

کو جب تک کہ باد صبا در

بان کی شاخوں کو ہلائے

اور درخت بان اونٹ کا پنی

نور مزی سے طرب نشا

میں لائے آنحضرت معلوم

انکی ال بیت اور یاروں

اور پیروی کرنے والوں

کہ وہ اصحاب تقویٰ و

طہارت میں نازل کریمینہ

مثل بادل کے برستی ہیں

اور تاقیام قیامت قطع

نہیں

سہ اس قصیدہ کے

برکات سے یہ کہ اس قصیدہ

کی ابتلا بصورت میں ہے

اور نہایت بصورت میں

(وہی جاوید صفحہ آئندہ)



فَاغْفِرْ لَنَا كَيْدَهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اُس کے پڑنے والے کی

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخش اور صاحب کرم کے

القیر عارضہ صغیرہ شدہ  
وتم کے واقع ہے اور  
قاریان قصیدہ کا خوشخبری  
ہے کہ ہمیشہ دارالانوار میں  
مصحف طبری میں ہے اور  
درود شاد و درود رنج و  
مصائب و نیاد آخرت  
سے مامون و محفوظ اور  
عیش و طرب و نعم میں  
مشمول و محفوظ رہیں  
نقطہ

## کتابیں

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور سے قہر کی علی۔ ادبی۔ اخلاقی  
اسلامی۔ مذہبی۔ تاریخی کتابیں۔ قرآن مجید۔ جمال شریف  
پنجسور سے۔ دلائل الخیرات۔ نثار وغیرہ وغیرہ مل سکتی ہیں  
مکمل فہرست مفت

تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ۔ لاہور





حوالہ نمبر

۱۵۶

و

۱۶۴

عَلَيْهِ السَّلَامُ طَبْعُ شَيْخَانِ

# سیرت رسول عربی

دو حصوں میں

یہی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی و ایک مستند کتاب اور مکمل کتاب ہے۔ اس میں آنحضرت کی زندگی کے ہر پہلو کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، ملاقات، اعمال اور تعلیمات نبوی کو گہرے پرانے میں بیان کر کے دل نشین بنا دیا گیا ہے۔

حوالہ نمبر ۱۵۶ — کاغذ سفید — قسم اول — جلد ہارچہ —

حوالہ نمبر ۱۶۴ — — — — — دوم — جلد پستہ ہارچہ —

تاج کپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی



## فلاح دَارِین

قرآن مجید یوں تو انسانی زندگی کی ہدایت کے لئے ایک مکمل دستور العمل ہے مگر اس کلام ربانی میں شفاً امراض روحانی کے ساتھ ساتھ تمام امراض جسمانی کے علاج کا بھی خاص اہتمام ہے اس کلام پاک کی آیات اپنے فیض و برکت سے حصول مقاصد اور تمام دینی و دنیاوی حاجات کے بر لانے کے لئے بھی تیسرے ہدف ہوتی ہیں۔

چنانچہ تاج کپنی نے یہ کتاب موسومہ فلاح دَارِین شائع کی ہے جس میں تعلیمات و احکام قرآنی کی افادیت کے علاوہ وہ مجرب و گرانقدر آواراد اور وظائف آیات قرآنی بھی عام کر دیئے ہیں جو تمام جسمانی بیماریوں کے لئے علاج بے دوا کی صورت میں شفاً کلی بہم پہنچاتے ہیں۔

یہ بے بہا کتاب دو حصوں میں منقسم ہے حصہ اول نمازوں کے متعلق ہے جس میں جملہ اقسام کی نمازوں اور اذکار وظائف کا بیان ہے اور دوسرے حصہ میں کلام پاک کی خاص خاص سورتوں اور آیتوں کے مختلف وظائف اور عملیات کا بیان ہے۔ سب مشکلوں کا حل ہے، امراض کی شفا ہے دریاے رحمت حق، گنہگاروں میں بھر دیا ہے۔

اس میں قیمت کتاب کے مؤلف عالم باکل اور صوفی باصفا جناب حافظ احمد الدین صاحب خشتی ہیں۔ آپ نے بڑی تلاش و کاوش سے اس کتاب کو مرتب کر کے اور اپنے تجربہ کردہ عملیات و وظائف کو عام کر کے مسلمانوں پر پڑا احسان کیا ہے کہ وہ ان پر عمل کر کے اپنے دینی اور دنیاوی مقاصد میں کامیاب ہو سکیں قیمت ۱۹۶

تاج کپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

منیجنگ ایجنٹ: جناب احمد الدین صاحب